© rasailojaraid.com

جناب کفیل احمد علوی انڈیا

مغربی تہذیب اور اسلامی تمدن

تماشائے عبرت اور ایک تقابلی جائزہ

تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں دنیا پر کسی نہ کسی تہذیب کی چھاپ رہی ہے وسائل کی حد تک اس تہذیب نے فروغ پایا ہے، لوگوں کو متاثر کیا ہے جب ایران کی حدود دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں اور دنیا میں اسکی طاقت ایک عظیم طاقت سمجھی جاتی تھی، تو اس کی تہذیبی قدریں بھی جگہ جگہ موجود تھیں اور ان کو اپنانا باعثِ فخر سمجھا جاتا تھا۔ یونانی تہذیب، قدیم رومی تہذیب اور آریائی تہذیب بھی ہمارے سامنے ہے، اسلام نے آکر اپنی مخصوص تہذیب پیش کرکے دنیا کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرلیا، پھر جیسے جیسے اسلام اپنے مضبوط اصولوں اور اپنی صداقتوں کے زور سے زمین کے مختلف حصوں میں پھیلتا گیا۔ اس کی تہذیبی اقدار بھی ذہنوں کو مسخر کرتی ہوئی آگے بڑھتی رہیں لیکن بدقسمتی سے مسلم حکمرانوں کے صحیح راہ سے ہٹ جانے اور باہمی اختلافات کا شکار ہو جانے کے بعد یورپین اقوام میدانِ سیاست میں آگے بڑھ گئیں، کئی صدیوں تک انہوں نے سیاسی حکمت عملی اور طاقت کے بل پر بہت سے ملکوں کو اپنی توسیع پسندانہ ذہنیت اور ہوس اقتدار کا شکار بنائے رکھا، اپنے ظالمانہ اور جابرانہ دور حکومت میں انہوں نے اعلیٰ سطح پر بھرپور وسائل سے کام لیکر اپنے مذہب اور اپنی عریاں تہذیب کو فروغ دینے کی کوششیں کیں اور وہ اس میں کامیاب رہے کیونکہ تمام اہم وسائل ان کے ہاتھ میں تھے، انہوں نے قدم قدم پر مطلب کے مطابق تعلیمی ادارے قائم کردیئے، پرائمری اسکولوں سے لیکر یونیورسٹیوں تک ہر ادارہ میں اپنی پالیسی کے مطابق نصاب تعلیم رائج کردیا، اور ملازمتوں کے لیۓ ان اداروں کی ڈگریاں لازمی قرار دیدی گئیں، یہی نہیں بلکہ غیر عیسائیوں کو ان کے اپنے مذہب، اپنی معاشرت، اپنے اخلاقیات اور دیرینہ روایات سے ہٹا دینے کی زبردست پیمانہ پر کوششیں کی گئیں۔ اس طرح کا لٹریچر تیار کرنے کے لیۓ مصنفین کو کثیر رقموں سے نوازا گیا، معزز خطابات دیئے گئے، صورتِ حال میں نمایاں تبدیلیاں ہو جانے کے باوجود ان کی جدوجہد برابر جاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہی۔ ان کو یقین تھا کہ لوگوں کے عقائد و نظریات اور ذہنی اور قلبی فضا کو بدل دینے کے لئے ہمارے تعلیمی ادارے نہایت مؤثر ذرائع ہیں۔

ڈیڑھ دو صدی قبل سے دنیا میں یورپین تہذیب چھائی ہوئی ہے لیکن اس تہذیب نے جہاں دوسرے لوگوں کو اپنی تہذیب سے دور کر دیا، وہاں خود عیسائی نسلوں کو بھی عیسائیت سے دور بلکہ دور تر کر دیا ہے۔ اگر آپ صحیح معنوں میں عیسائیوں کو دیکھنا چاہیں تو وہ بہت کم ملیں گے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ تعداد عیسائیوں کی ہے وہ صرف نام ہی نام کے عیسائی ہیں ورنہ انہیں عیسائیت کے بارے میں نہ کچھ خبر ہے اور نہ وہ اس سے کوئی دلچسپی رکھتے ہیں۔ آج پورا یورپ اضطراری کیفیات میں مبتلا ہے، ان میں جو ذرا بھی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، وہ چوراہے پر کھڑے ہیں اور اس راہ کے متلاشی ہیں جس پر چل کر انہیں قلبی سکون اور حقیقی مسرت حاصل ہو سکے، وہ عیش و عشرت کے جھولوں میں جھولتے جھولتے اکتا گئے ہیں، وہ اتنے عریاں ہو گئے ہیں کہ اب انہیں اپنی عریانیت بری معلوم ہوتی ہے، ہپی ازم انہیں تلخیوں کا نتیجہ ہے اور ابھی نہ جانے کتنے ازم اور بنیں گے۔

یورپین تہذیب نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر جھوٹ، مکر و فریب اور ظلم و ستم سے کوئی پرہیز نہیں کیا۔ ان کے یہاں اعلیٰ سطح پر بھی قول و عمل میں وحدت کا حسن کوئی وقعت نہیں رکھتا، شرم و حیا کا تو وہ جنازہ نکال چکے ہیں، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت اور ساتھیوں کے ساتھ باہمی مودت و محبت اور ایثار و خلوص ان کے یہاں بے معنی لفظ ہیں، آج دنیا میں جس قدر برائیاں پھیلی ہوئی ہیں وہ سب یورپین تہذیب کی دین ہیں، وہ بلند اخلاقیات سے ناآشنا ہیں، کردار کی عظمت ان کے یہاں کوئی چیز نہیں۔ ان کے معصوم بچے اپنی ماؤں کی راحت بخش گودوں اور ان کے حقیقی پیار سے محروم ہیں۔ ان کے یہاں نجاست مرئی سے بھی پاکی حاصل کرنے کا کوئی تصور نہیں، غیر مرئی کا تو سوال ہی کیا، ان کی تہذیب نے یا سود خوری کی عادت نے انہیں اتنا بے حس کر دیا ہے کہ وہ پانی کی فراوانی کے باوجود مہینوں غسل نہیں کرتے اور جب کبھی کرتے ہیں تو پانی سے بھرے ٹب میں بیٹھ جاتے ہیں، اگر اس موقع پر پیشاب کی ضرورت پیش آ گئی تو صاحب بہادر ٹب سے باہر آنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے، اسی میں بیٹھے بیٹھے ضرورت پوری کر لیتے ہیں، رفع حاجت کے بعد پانی سے استنجا ان کے نزدیک ضروری نہیں، صرف ٹشو (کاغذ) استعمال کرتے ہیں اور اگر ٹشو پاس نہ ہو تو ایسے ہی کھڑے ہو کر پینٹ چڑھا لیتے ہیں، ان کی پینٹوں پر پیشاب کے قطروں کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وجہ سے داغ پڑجاتے ہیں، وہ اپنے جسم اور کپڑوں کی بدبو چھپانے کے لئے طرح طرح کی خوشبوئیں استعمال کرتے ہیں جو اسپرٹ سے تیار کی جاتی ہیں اسی لئے ان میں الرجیک کی بیماری عام طور سے پائی جاتی ہے اور غالباً اسی وجہ سے ان لوگوں کے چہروں اور جسموں پر چھوٹے چھوٹے بدنما داغ پڑجاتے ہیں اگر وہ لوگ اپنی غلط روش سے نہ ہٹے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ کسی مہلک ترین بیماری کا اجتماعی طور پر شکار ہوجائیں، جو لوگ یورپین تہذیب کے دلدادہ ہیں انہیں اہل یورپ کے اِن حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

یورپ کے سفر سے واپس آنے والے حضرات کہتے ہیں کہ اہل یورپ اپنے حالات سے غیر مطمئن ہیں اور انہیں سکون کی تلاش ہے۔ ان حالات کے پیشِ نظر ضرورت ہے کہ ہمارے مبلغین اور اہل علم حضرات یورپ کے دورے کریں اور خوش اسلوبی کے ساتھ انہیں اسلامی تہذیب اور کتاب و سنت کی اعلیٰ تعلیمات سے روشناس کرائیں، یہ وقت کی اہم ضرورت ہے، جب ہم ان کو باور کرائیں گے کہ اسلام تمام انسانی ضرورتوں اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے، اسلام کا دامن بہت وسیع ہے اور وہ شرافتوں، صداقتوں، حقیقتوں اور انسانیت کی تمام عظمتوں سے بھرا ہوا ہے، جب انہیں صحیح طور پر یہ معلوم ہوگا کہ اسلام مساوات و اخوت کا سب سے بڑا داعی ہے اور زمین کی وسعتوں میں آباد تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے وہ جو نظام زندگی پیش کرتا ہے، وہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے اور دنیا میں جس کا کوئی جواب نہیں، تو لازماً وہ لوگ متاثر ہونگے۔

وہ لوگ عام طور سے اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہیں اور جو واقف ہوچکے ہیں وہ اسلام کے دامن سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ فرانس میں ایسے مسلمانوں کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے، ان کی مساجد ہیں، خود اٹلی میں اسلام کے شرف سے بہرہ ور ہونے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے اور اس میں برابر اضافہ ہو رہا ہے، جو لوگ یہ کہکر کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اسلام کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال کو کیا کہینگے!!

کیا فرانس میں اسلام کی تلوار چل رہی ہے۔ کیا عیسائیت کے عظیم ترین مرکز اٹلی میں تلوار مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے یا جو لوگ ہندوستان میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ کیا ان پر بھی مسلمانوں کی تلوار کا خوف غالب ہے جو انہیں تبدیلئ مذہب پر مجبور کر رہا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

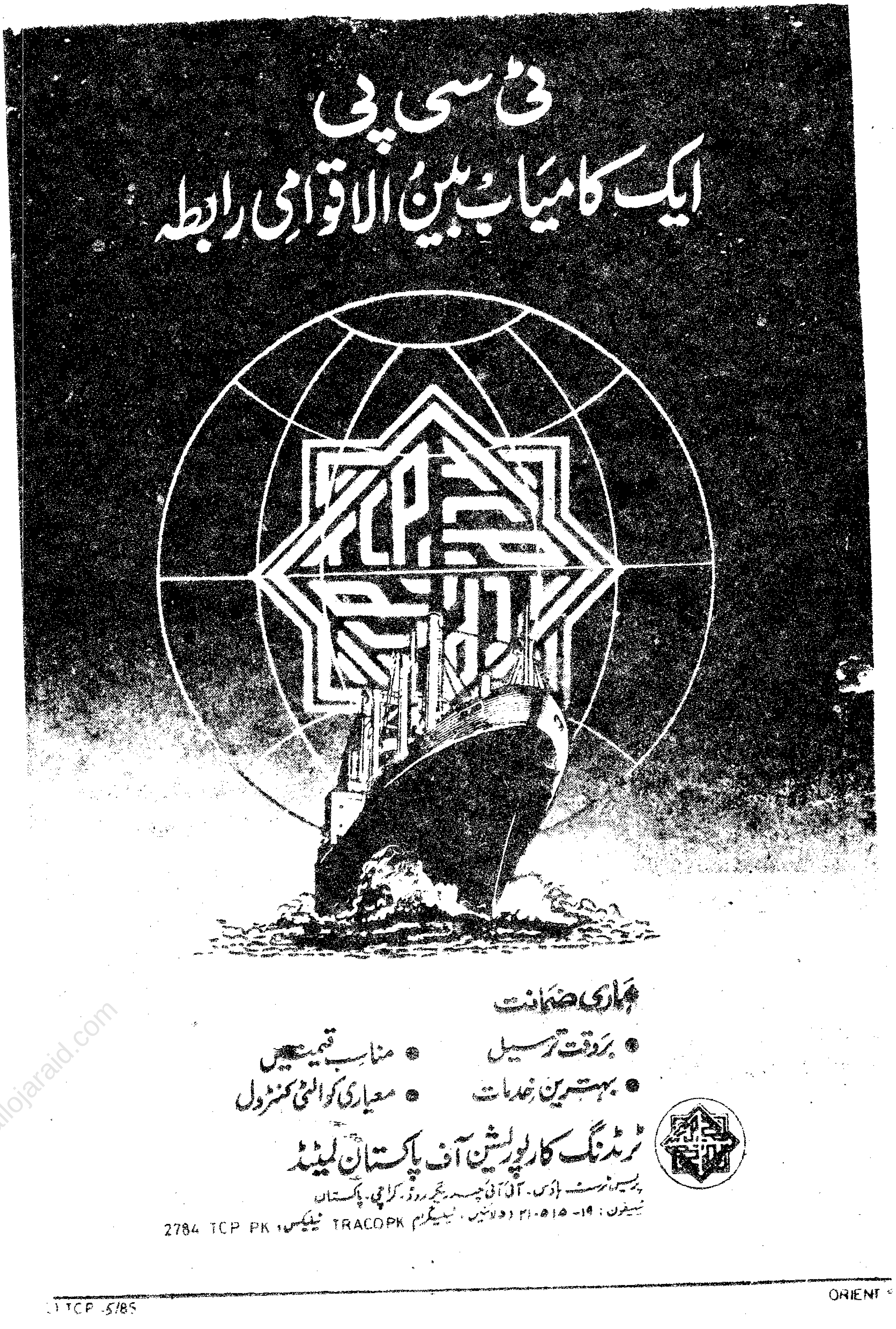

© rasailojaraid.com